REGISTERED No. A.785



اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کا عطر حنا خاص ترکیب سے بنتا ہے

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی [illegible] سالانہ قیمت لیجائے گی جو ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت خلق کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب یا مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتے کے اندر دو تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ الخیر شر السلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ پانچ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں اور وہ رستہ میں گاؤ گپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دولتخانے پر بیچارہ منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اُسکا جواب ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی [illegible] کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات واطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط وکتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک کی پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شایع ہونگے اور انکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خط و منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] مفصل اشتہار صفحہ ۲۰ و ۲۱ کے درمیان کی چٹھی میں ملاحظہ ہو۔

جلد ۱۳ نمبر ۱۹

مضامین

۲۸ مئی ۱۹۲۸ء

زخمہائے تازہ و پارینہ

امر واقعی

جو کرم تیرا تھیں وہ عنایات جاتا ہے — ہر تن کا لیجئے مال و کرشیان نہ ہوا ئیگا

رئیسوں کا حال

مفت کا پیسہ ارمایات جو ہیں پلے ہیں — ہو طور کی جا کے لندن کی ہوا ہی کھائیں گے

انجذاب

ہندو بھی ہوتا ہے مسلمان بھی [illegible] نہیں — انجمن مصر کی ہندوستان سے جاتے ہے

سائنس کا انقلاب

رہبری کی یہ کرشمہ سازیاں بھی آ جبل — ترے اور بنتا ہے ادھر سے زنجیا ہے

افزائش

دور کی سلطان ہو خواجہ ہو کہ کوئی ہو یا — اب مسلمان ہو کہ ہو گھر خدا کا جاتا ہے

ہیٹ صاحب لوگ

میرا صاحب بھی ہماری پیم صاحب کے — پر لکھا ہوا شلوکے کی جگہ بولا ئے ہے

رنگ بیرا بھی گیا رنگ زمانہ دیکھکر — اب گرانا ہوا ہوا گا غذ او ر چمری کھا ئے ہے

کچہری کے گنہگار

پیش ہو جاتے ہیں یہ بھی سیکڑوں پھر [illegible] — وہ کہ جو سنت عدالت میں چلے آ ئیں گے

تبدیل غذا

ہم آج پیار ہو کر کام کے ہی سنت کش آج — ہے وہ خوش قسمت جو خاص گھی کھا کر کھائے

بیرفیشن اور نیو فیشن

آنکی میرت پر ہے مانوں میں بی بی اس — جنگلی بی بی پانا ا چہتا نیرت پھیلا ئے گا

زخم لبوں سے ذم

قوم پرستی ہے جو لیکن ہو ر کیا ہی نہیں — دوست کوئی کا خدا ہا نہ کہ مرکر جائے ہے

تقلید فیشن

میں چہرہ کے تصدق کیوں نہ ہو — جو وہ پہوا جل جو ہوتے ہی اٹھا جائے

انگریزی دانشی

ماشقہ دیکھ کے کچھ خوش دل مشغل ہیں — کوئی مرتبہ ہو چلی کوئی کھائے ہے

آم سے گرا ببول پہ اٹکا

ہم کو کوئی تو نجمی ہو کہ کر پڑنا — کب بجائے سیلی ظلم سے باز آئے ہے

تازہ گھڑی

پھیلا ہے جبکہ سارے سنوں پہ تبلیغ — بیچا ہو ترک اسی کے ہاتھ جا ئے ہے

تازہ واقعہ

دیشی بازی کا کرشمہ دیشی بازی دیکھ لو — باپ گری اپنے ہی بیٹے کے ہاتھوں کا ہے

جورو سے زنا

کیا زمانہ دکھلا رہی ہیں کسی کی غلطیاں — اپنی جورو سے زنا کرنے میں پکڑا جائے ہے

آزادی

اونٹ اور سنت میں کہا ہے ستی آزاد — اس میں سے کسی کی بھی صورت دیکھ لیں تو آسمان ہے

المواسی

تھا اک ایسا وقت بھی جس میں بیل ہو چکے تھے — اس زمانے میں تو سوری ہی بیل گلا ئے ہے

ترقی اقبال

تنتے ہیں ہندو مسلمانوں میں ہیں بیرے پھر گئی — ایک دکھیں اللہ شیر ادا تھم کے آئے ہے

معقول مطالبہ

خون ناحق ہی ہے گرید کمیشن اب تو آئے — جب یہ آئے ہے یہاں کیسا ادھم ہو جا ئے ہے

بے کسی

پھیر بھی لے جو نہ کوئی اور ہوا جاتا ہی نہیں
جان لب پر ہے تیری شکل سے سنا ہے چھپا نہیں

کمترین فریدون مرزا بیروز منصور نگر لکھنؤ

منطق آرا بیگم بنام ڈاکٹر شیخ حبیب اللہ صاحب ممبر کونسل

شیخ جی! شیخ تمہاری تقریر کا تحریری خلاصہ بھی دیکھا اور کئی دلیلیں انجمنوں کی کارگزاریاں بھی پڑھیں۔ مگر جھی پڑا نشانا تمہاری باتیں بالکل منطق کے خلاف ہیں معلوم ہوتا ہے تم نے منطق پڑھی ہی نہیں یا بڑھاپے کی بدولت بھول گئے۔ ورنہ سے بگڑ جاتا۔ مگر جوانی میں کوئی نشہ اٹھا تے تھے جو بڑھاپے کی شکایت کی جائے۔

ایک بات پوچھتی ہوں بتاؤ ذرا تم ہو کون؟ حکیم ہو یا ڈاکٹر یا کچھ نہیں صرف انگریزی فیشن کے عاشق!

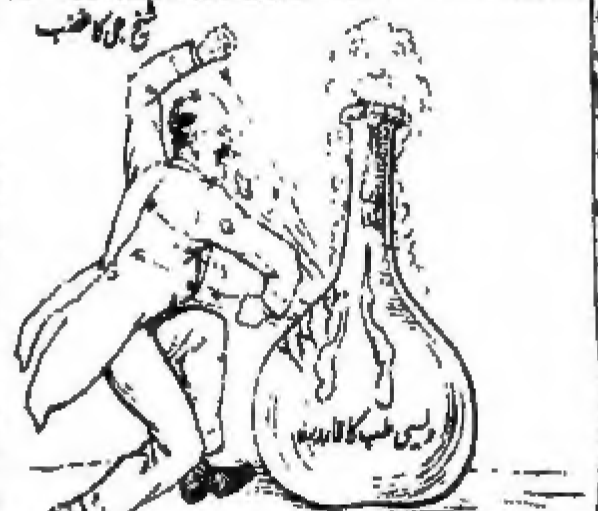
اللہ جانتا ہے تم نے ہی آ لو سیکڑوں ڈاکٹر اور حکیم لکھنؤ میں آئے اور چلے گئے مرے کچھ اور کچھ بچائے دیے ہیں۔ ان سب کا نام کبھی کبھی میرے کانوں تک ضرور ہوتا تھا۔ بہت طبیبوں کے کارنامے بھی سنے کہ فلاں شخص کو حکیم نے جلاب دیا تو دا جیتے جیتے بنی ہو گیا دستی دست آ گئے آنکھیں پپوٹوں کے اندر دھنس گئیں اسپر بھی حکیم صاحب کے نزدیک مادہ کا اخراج ابھی ٹھیک نہیں ہوا۔ آخر مریض صاحب نے ہچکی لی اور تکلیف سے نجات پا گئے مگر حکیم صاحب یہی کہتے رہے دیکھا آپ نے کیسا نسخہ تھا

آنحضرت آنے ہر مریض نوجوان سے کے لئے اگر پیٹ میں رہ جاتا کیا ہوتا؟

اسی طرح دیکھئے آجکل ڈاکٹروں سے گڑبڑ بھی نئے کہ فلاں شخص کی ٹانگ کاٹی گئی تھی مگر پاس نہ رکھی اور جتنی شریان اس کی نکلیں تھیں مگر پھر آئے شریان کٹ چکا تھا ڈاکٹر صاحب نے رگ کا کٹا ہوا سرا ایک چٹکی میں تھا دوسرے ہاتھ سے حکیم صاحب کے نام خط لکھا کہ فلاں مقام پر اوزار کا بکس رکھا ہے جلدی بھیج دو دنیا کی اہمیت چٹکی سے کب تک رکتی ہے جب تک بکس آئے اس وقت تک سارے ڈیل کا لہو بہہ گیا پیر کی رنگت اور دھوتے کپڑے کی رنگت ایک دم اڑ گیا نہ ہاتھ پاؤں ہلا نہیں جو زخم تک زندگی کا اثر پہونچا اور سر میں زہر باد ہو اور تیسرے دن بیچارہ چل بسا مگر صاحب نے فوراً اخبار کا نام میں تار بھجوا دیئے فلاں بیمار ...... کا ڈاکٹر منگی صاحب نے نہایت کامیاب آپریشن کیا ہم ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں اُنکی اس حذاقت پر مبارکباد عرض کرتے ہیں واقعی ایسے جوہر دست سرجن کہاں ہوتے ہیں۔ ایک مرتبہ آپ کے دھیلی کا ٹیل اللہ کی سمیت غائب ہوگیا آپ نے فوراً دھیلی کے گردے کا آپریشن کیا اس بیل بلا دی بے گنتی بجاتا چلا آیا۔

علیٰ ہذا القیاس میں نے بیسیوں کے گن بھی سُنے ہیں اچھے بھلے آدمی کی ناس رنجش دیکھی سر ہلا کے فرمانے لگے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب بیار اور مریض ناہی حکمت ہے۔ کاڑھا جانے دیجئے پی لیجئے اور یہ دم چھلا؟ لاؤ ڈاکٹر بیسر اللہ سی کی چھل پھول پاؤ سو نیاگرہ کہ پاؤ سنائے پاؤ بھر پچان گڑ جتنا تک بھر کالی مرچیں ڈیڑھ پاؤ ترپھلا

دہی پیڑا (آلو) جیسا تک بھر تھرم کی پانی ڈال کر پانی اس میں جہاں کے دم چھ تولہ بیچارے میں نہیں ہانپتی ہیں یہ گاڑھا گاڑھا کاڑھا نہ ملا وہیں جی نے بیمار کو کڑوا کیا اس کی ناک کی پھنگی اپنی چٹکی سے دبائی کہا گردن اونچی کر کے تھوک دوا بالس کا پو نکالا حلق میں طوطس کے اوپر پیٹ میں آدھا رسنے کا لگا دیا۔ کمبخت کی ناک تو وہیں جی کے قبضے میں تھی لوکا کا اُٹ سر ہلایا آنکھیں نکالیں کیا نسا لٹکنی ہلا کر پھیلا ہوا تھی



شیخ صاحب بڑائیاں سے کی؟

دوون - دیکھیں میری طاقت ہے پھر تجھے اڑا کے رکھ دوں گا

من آں نیم کہ وقت ... زور دست ... بشکنم

چیونٹیوں کی پروا نہیں کرتا

چھوٹا سکتا تو ہے ایک سانس میں ایسی ختم ہوا بچے کے بعد آدمی میں انسانیت کہاں باقی رہتی ہے ٹھا کر اپنی توند سمیت کھٹیا پر لیٹ گئے گھنٹا بھر کے بعد آنکھیں پھاڑ کے لگے ادھر اُدھر دیکھنے پیٹ پھول کے دم ہو گیا بیمار لگلی راہ نہ ادھر رہی نہ ادھر سے - نیچے تھا کھانا اور پر تھی دوا بیچاری نکلے تو کدھر سے آخر نے پیٹ کی کال کوٹھڑی میں ادھم مچا دیا۔ غوں غوں قرر قرر قرر فائر، معلوم ہوتا تھا کہ آنتیں کشتی پر ستی کی مشق کر رہی ہیں - کئی مرتبہ ہائے پر گست ہو

دیکھو کہ لاو اور ہاں تپاک دیکھ رہا تھا اور کچھ نہیں اس سے کچھ مگر کچھ نتیجہ نہیں بہت یاد ہے میں کہاں تک کون کی نشانیاں گنگ سمجھ لیا مطلب تو یہ ہے کہ تمہارا نام میں نے حکیموں کی فہرست میں بھی نہیں پایا ڈاکٹروں کے ذیل میں بھی نہیں سنا اصطبلوں میں کوئی پتہ بھی تو کچھ نہیں آتا میں نے جاگ کے یونانی طب اللہ ہی کے بارے میں تمہاری توقیر کی نقل دیکھی اور تمہارا یہ قول سنا کہ تم فلاں سے پہلے جو علاج کا طریقہ تھا جو سلطنت کے زوال سے بیکار صرف ہونے کے سوا اور کچھ نہیں تو مجھے بہت اچنبھا ہوا۔ آپ ہر روز تفصیل ہوتی کہ ہم کچھ ان دیسی طبوں میں درس تھا ڈاکٹروں نے جو سن لیا ایسا ہی تھا تو سی کتابوں میں بیوپار کے سوا کچھ بھی نہیں۔ شیخ صاحب تم تو چھپے رستم نکلے۔ اللہ ری تحقیق اللہ ری جہانگیر منطق ایسا منطق ہر فرد سمجھا ڈاکٹروں نے بھی نہیں کیا جو پہنچے کی رسالت میں مبتلا ہیں سلطنت کے متعلق نہیں طرفداری سے پہلے کی بات کہ ڈاکٹروں کا آج تک سبق سنے رہے ہیں اور ابھی تک بسم اللہ سے آگے نہیں بڑھے۔ دنیا کی طبیب کی جو بات انکے سمجھ میں نہیں آتی اس سے انکار کرتے ہیں پھر سیکڑوں پٹے کھانے کے بعد اسی نقطہ پر جم بیٹھتے ہیں جیسا پیر کیکے بچے چھوت چھات کی بیماریوں سے انکار تھا اب یہ حال ہے کہ ذرا بھی کی ترشی ہوئی یا کہیں چھینکا آ پھر کھیاں بیٹھتی ہیں اُنکی چھوت بچا کوں میں لگ جاتی ہے اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے کبھی بیماری ہلدی اور دالوں کی پوشاک انکے طبیب جلا دیتے تھے اب تک الٹی کہتے ہیں

کہ اگر خدا نخواستہ کسی کے قلب میں بیماری کے رنگ کے جذبات لگ آتے ہیں انکے فیشن آب تک پہنچے جا نکلو ڈاکٹر اس حرکت کو ضعیف الاعتقادی سمجھتے تھے آج خود بھی اسکے قائل ہیں۔ غیر طبعی حرکت سے دل کی جانچ بیرونی آلات تک کرتے ہیں اسوجہ سے کہ پہلے وہ بار ایک اطباء جو طبیبوں نے قائم کیا تھا مجھے میں سنا پایا تھا ایک ابھرا سینہ میں سینہ پر لگاتے تھے دستور بیشتر شاہ افغانستان جو بوقت بیرونی گرمی کا تاب ... ادا کرتے تھے کہ ہم نے نئی دریافت کی ہے ایک ڈاکٹر کو بھیجا جس کا نتیجہ ... آج تک نہیں ہوا۔ ان میں کا ہر ایک اپنے کمال کے اظہار میں اوزاروں کا محتاج ہے۔ خون کے دباؤ دیکھنے کا آلہ بگڑ جائے تو ڈاکٹر صاحب بے کار اور کسی بہ دقت سے زیادہ وقت نہیں سکتے۔ کندھے کا بوجھ نہ چڑھتے ہیں برائی بولی پر کھڑا پالنے والے کو تجارت سے غلط دستکاری کا لقب دے سکتے ہیں بندی تو اسی دنیا رسی زراعت پیشہ ہے جو پیشے سے اور پیشہ ... ہے گی۔ نہیں کہ ایک چھینکے ایک ناک کا نے۔ ایک خون دیکھے ایک پیشاب پچھے ایک منظر جانے ایک تھرمامیٹر لگائے ایک دانت کا معائنہ کرے ایک سینے پر بھی رکھے جب یہ تمام سامان ہو جائیں تو ڈاکٹر صاحب نسخہ لکھیں یا سپرٹی کا میابی میں دنیا رسی طبیب کا

علاج حبیب اللہ شاہ ڈاکٹر صاحب نہ کرسکیں اگر نہیں کسی ڈاکٹر بہتر ہو تو ڈاکٹر سیادلی ایک ہی مرض کے دو بیماروں کے علاج میں دونوں کا امتحان کر دیکھیں بیماری دق کی جو جس میں مریض بچا نہیں۔ پھر دیکھیں کہ دنیا رسی طبیب نے اسی گرما گرم لو اور دھوپ میں مریض کی حالت تن تنہا سنبھالی یا اس حبیب اللہ شاہ ڈاکٹر نے بھی دلی کی سرد پہاڑیوں پر ہزاروں کے وارے نیارے کروا کے اور تیر سے تیر سے مہد بھی دیسکیں ... اپنے اسسٹنٹ ڈاکٹروں کی کشمکش کے ایوا میں پیٹ رکوا کے۔ یہ تو عقلی بات ہے۔ جس ہیپا نے اس طب پر گمان میں لگے ہیں طب اور دو کی ... باتیں ان نسخوں میں نہیں آ سکتیں۔ آنریبل راجہ صاحب ... اسپیچ سے تجارتی یاد ہوائی تقریر کا جواب دو سے کہ کونسل کا ہال شہروں کی یاد میں دو ماہ کو کا مہمان شدہ طبیب نہ گر کی مانے ہوئے ڈاکٹر تیرے تشنی سنائی سے مجبوروں کی اس تقریر کی انھوں نے کئی وجہان بیان کر کے جواب دیا۔ انکے نزدیک ڈاکٹروں واقعات کے تمہارے نزدیک ڈاکٹروں کا توڑ کھو بیٹھے اور پوری جواب یا کاروبار کی تشفی تھے۔ تم نے دانت کھینچنے کے بوجھ اٹھوانے کا دعوے کیا دیکھنے والے سنس کے کیف پر ہے ہاں یہ سچ ہے کہ یہ جنس سوائی ہے۔

حیرت ہے طبیب پیشہ طبیب کا پیشہ ہی مرد پیشہ ہمیں رہا پیشہ کا جواب تنقید کے سوا کچھ نہیں مقدس وید کی کتابوں میں کچھ ایسی باتیں تھیں جو سمجھ میں نہ آتی تھیں۔ خط ان سے آج وہ ہولناک برسوں فکر اور غور کے بعد آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اگر ان دنیا رسی باتوں سے تمہاری سائنس کے موافق نفرت اور غفلت برتی جاتی تو اگر یزی قوم آسمان میں شگل لگانے کے قابل نہ ہوتی۔ یہ دنیا رسی باتیں آنکھوں سے لگانے کا نتیجہ ہے۔ دنیا رسیوں نے بھی اپنی ترقی حکومت کی سرپرستی میں کی تھی اگر تجارت سے تنگ خیال رکھ در باری ہوتے تو یہاں صرف نظر تک نہ آتا۔ ہماری حکومت اب تک ... جو حکومت ہم پر مسلط ہے وہ ہے جو نہیں اسے چاہا اور نہیں اس کا مطلوب صرف تجارت کے ذریعہ سے مال کھینچنا اور اپنے آدمیوں کا پیٹ بھرنا ہے اس پر طرہ یہ کہ تجارت سے مدد گار آ ملے ہیں جبکہ ایسی حالت

از پیشگاہ جناب صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر ضلع ...

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

مسماۃ ... بیگم ...

... نام	بنام	زور علی محمد ...
ساکن خانہ شہر ...		قرض خواہان
سائل دیوالیہ		

درخواست سائل برائے قرار دیئے جانے دیوالیہ مقدمہ ہذا میں جناب عدالت سائل کے درخواست بربرو ... دیوالیہ عدالت ہذا ... گزر چکی ہے جس میں تاریخ سماعت ... ۱۹۳۴ء مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا کے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جملہ قرض خواہان تاریخ مقررہ پر ... اصالتاً یا بذریعہ وکیل حاضر عدالت ہذا ہو کر مقدمہ کی پیروی کریں۔ کہ سائل دیوالیہ کیوں نہ قرار دیا جاوے ورنہ غیر حاضری کی کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی

تحریر ۔۔ مئی ۱۹۳۴ء

دستخط حاکم بہادر

مہر عدالت

پچاس روپیہ نقد انعام

جن صاحب کو شکایت ہو ... دوا کے استعمال سے ... تکلیف ... دور ... یہ شکایت ... آرام نہ ہو ... انعام ... قیمت ... ڈاک علاوہ

نمبر دی آل انڈیا رائل سمرزیم ہاؤس اینڈ میکیکل ورکس نمبر ۱۵ فیروز پور شہر

نایاب اور بیش بہا تحفہ

جناب سید ... صاحب ... مرقومہ تحریر فرماتے ہیں ... ... محصول علاوہ

المشتہر

حکیم سید محمد نواب بیت الشفاء گیا (بہار)

ہیں بیچارے علمی ہنفشہ کھنے والے کیا ترقی کر سکتے ہیں۔

تم یہ کہتے ہو کہ دیسی علاجوں کا طریقہ ادھ چک میں جذب ہو گیا تو ویسی ہی بات ہے جیسے کوئی فاختہ کو بیٹنگ اور مرد کو ناخن کا کسے ہیں نہ فاختہ کا علم ہے نہ بینگ کی حقیقت علاج کا طریقہ بالکل متضاد ہے ایک بالمثل علاج کرتا ہے ایک بالضد۔

تم نے اپنے نزدیک گنڈے تعویذ کا حوالہ دے کے مریض کے تارے توڑے اور رمضان کے نوحے سے گاڑ دے کی شیخی تو ڈالی مگر حقیقت گنڈے تعویذ کی تعویذوں سے بچی جانے والوں کی رائے میں جاہل شہرت۔ شیخ جی صاحب طبیعت اور خیال کو مرض کی شدت کی طرف سے ہٹا کر اور اچھے ہو جانے کا اعتقاد مریض کے دل میں پیوست کر دینا کامیابی کی بنا ہے۔ یہ روحانی طرز علاج ہے اسے سیاہ کے عالم جانتے ہیں جسکی یونیورسٹیاں آج لندن میں کئی ایک موجود ہیں۔

تم نے کئی ایک خط چھپوائے ہیں جن میں ہر ایک علاج کے طرز سے اعمال کا کچا پن ظاہر ہوتا ہے تعجب ہے کہ تم سا ہوشیار تجربہ کار سرکاری پنشن خوار ایک بڑی ریاست کا منتظم ایسی کچی بات منہ سے نکالے اور حکیموں اور ویدوں کی مذمت کا صرف یہ سبب بتائے کہ عام لوگوں کی ترقی کی وہ لوگوں پر جبر کرنا مقصود ہے۔

مبارک ہیں وہ جو عوام کا اتنا لحاظ اور خیال رکھتے ہیں۔ مگر تم کو عوام کے ووٹ سے کونسل میں قدم رکھنے کا شرف حاصل کرنے کے بعد ان کی [illegible] ہے پروا ہو۔ مبارک ہیں وہ [illegible] جن کی جہان کی طلب سے فائدہ [illegible] اور علم دوستی کا کچھ ثبوت دینا چاہتے ہیں [illegible] جنہوں نے جہاں گئے ہوئے ٹکڑے سے پیٹ پالا اور اب اپنی کرامات دکھانا چاہتے ہیں یہی سوچو تو لکھنؤ نے کیونکر ترقی کی

جو بیوقوفی سے کہ کر رواج پایا۔ مگر وہ علم جس کی بنا پر ہماری ہے ہمیشہ تم کا وہ رتبہ کس طرح بلند ہوا ہے اسکے بعد یونانی طب کی کوئی کرم خوردہ کتاب اٹھا کے دیکھو اگر وہ تمام طریقے اس میں مفصل نہ ہوں جو مدرسے طرز میں جنگی ہوا کھانے کو ابھی تک نہیں ملی تو ہم ہارے ورنہ تم ہاری بازی میں ہم ہماری ہمدرد طبیبوں ہمگر بڑے میاں جی اسوجہ سے وہ وجود بحث کرنے کو موجود ہیں۔

اللہ اللہ ایک ایشیائی ہندوستانی رئیس کا درباری ملازم جس کا فرض ہو آرام جتنا کسی رئیس ریاست کے اخراج کوئی ہوتا ہے یہاں آنزو خیالوں کو مزاج گوئی کا نشہ ہیں ہے سکتا ریاست میں وہ جسکی ہر چیز آج بھی دقیانوسی ہے۔ دام شناسی کا رسم صدقہ خیرات کا رواج عمل خوانی دعا سریشی جیسوں کی طلب لوگوں کی مرضیوں سے بے پروائی دفتر کا غیر مرتب ہونا خطوط کا جواب برسوں تعویق میں رہنا۔ وہ وقتوں کا کم ہونا۔ کارندوں کا غبن حساب کتاب کی گڑبڑ کی سازشیں یہ سرکار ہوتے ہی اپنے لائق اہلکاروں سب طرح کے عزیزوں کی بھرتی آکر ایشیائی جب ہے جو دقیانوسی نہیں۔ سے زیادہ منہ نہ کھلواؤ یہ پہلا نمبر ہے۔

ابھی مجھے ان لوگوں کا ذکر کرنا ہے جو طبیب ہیں نہ ڈاکٹر مگر جہاں کوئی بٹ چلی اور وہ ہر چیز ہاتھ ڈالنے کو موجود ہو گئے۔ اسکے ساتھ ہی

حال کے ڈاکٹروں کا ذہانت سے خالی ہونا بھی بیان کرنا ہو والسلام

راقم

منلوق آما بیگم

حاشیہ بیگم صاحب آپ کی منلوق کی تعریف میں پھلکی کیا کہنا۔ ذہنی پیاری بولی بولی جاتی ہیں آپ نے برائی اور خیالی داڑھی جواب کے ساتھ ظرافت کا حق بھی خوب ادا کیا مگر ذرا شیر جالی کی طرف میں تو جو لازم ہو جنگی حمایت کا اصلی شکنجے ہے کہ وہ بھی رئیسوں کے بارے میں ناحق ادا شو لیکن تمہیں کوئی حق نہیں کہ دوسرے کا منہ کو حق حلقہ کا حق شیخ جی کو تو بجہ خدا وند نعمت ہونے کے حاصل ہے مگر دوسرا جواب دینے کا حق نہیں رکھتا دیسلوکی منلوق بے ایمانی ہو گئی ہے جیسے منلوق ہے اسے شیرینی منلوق اور شیخی منلوق کہنا چاہیے۔ ایک امر قابل لحاظ ہے کہ طب وید کی بحث آپ حق کرتے ہیں مگر ذرے میں بنفشہ زوفا جان فرا سمجھتے ہیں اور تم کو یاد یا رہے بنفشہ گلکین کو فرحت بخش سمجھ رکھے ہیں بنفشہ اگر کوئی ناطق نبات ہو تو خود اس افزار پر سربسجود ہوگی

بنفشہ کہ از زمین رویہ
شکر احسان شیخ جی گوید

شیخ جی بیچارے یہ بھی نہیں جانتے کہ تشخیص مرض طرز علاج دونوں مترادف نہیں ہیں۔ سو وہی انکی تحریر میں کبھی دونوں پر بحث کرتے ہیں اور ملا دیتے ہیں

اعلان

ہندوستانی اکیڈمی کو ایسے مترجموں کی ضرورت ہے جو بامحاورہ اردو ہندی زبانوں میں ترجمہ کر سکیں۔

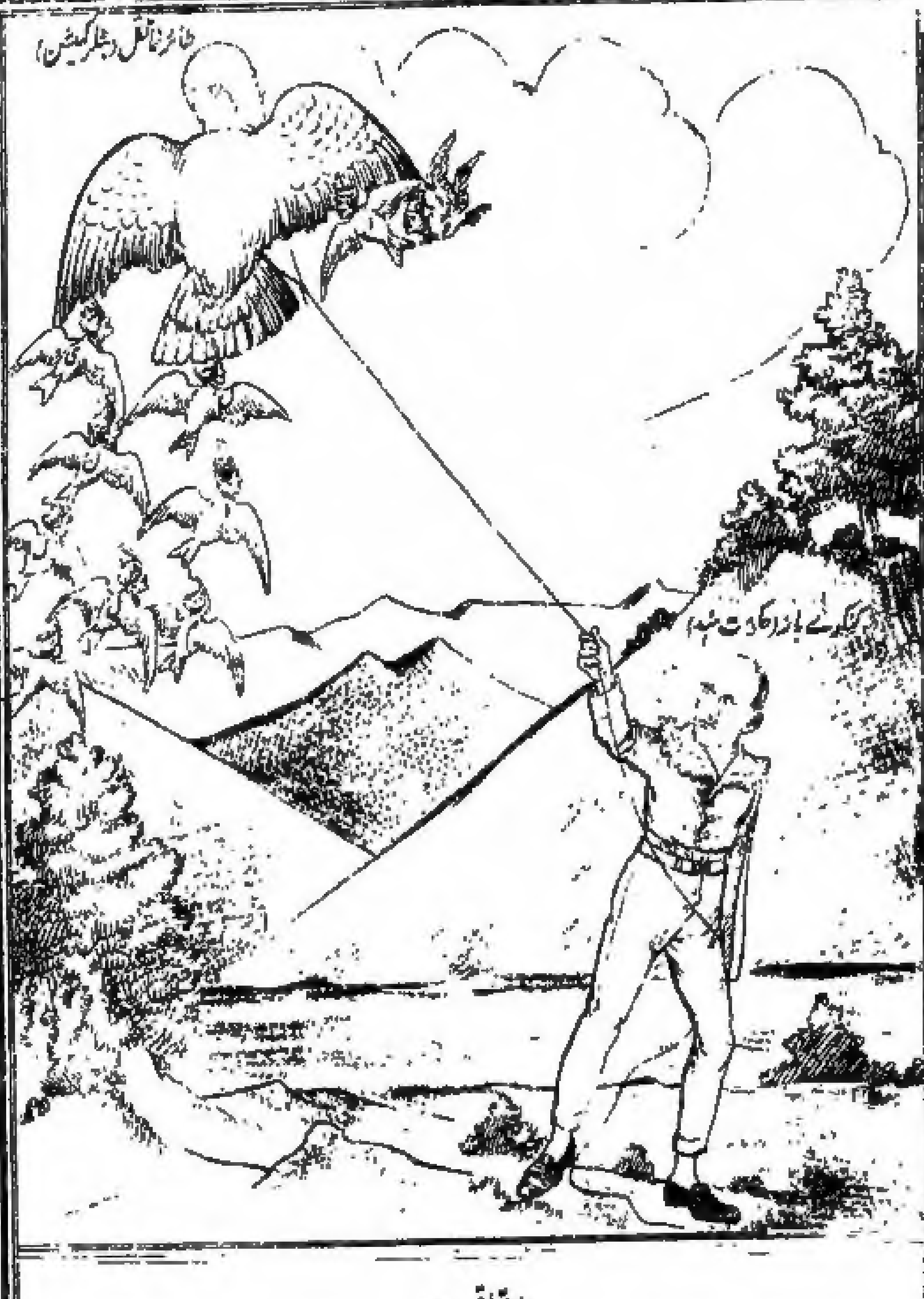
مترجم اکیڈمی کے ملازم نہ ہوں گے۔ جو لوگ سائنس اور ادبی کتابوں کا ترجمہ کرنا چاہتے ہوں انگریزی کے ساتھ ۳۰ روپے تک معاوضہ دینا اور شرائط طے کرنا چاہیے۔

جنرل سکریٹری ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد

ضرورت ہے

سورج ٹی کمپنی کو تمام انڈیا کے ہر ایک ضلع میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو ضلعوں میں ان کے مقامی ایجنٹ ہو سکیں ایجنٹ کو ایجنسی بھیجنے کا پرمٹ رکھا جائیگا کمیشن دونوں کے ساتھ مستقل معاوضہ ایجنٹ کو ملیگا ایجنسی کی درخواست تجربہ کار ایجنٹ کریں ہر ایک ضلع میں ایک ایجنٹ مستقل طور پر رکھا جائیگا کمپنی کا مال جاتا ہے مفصل شرائط کے واسطے درخواست معہ ضروری پتہ روانہ کریں۔

منیجر سورج ٹی کمپنی امرتسر



«تعاقب»

والیانِ ملک :- اب کچھ ہو یا جا ہم تو تم کے ساتھ رہیں گے۔

حکومت ہند :- کچھ بھی ہو۔ ڈور میرے ہاتھ میں ہے جب چاہوں ڈھیل دے دوں جب چاہوں ایک ہی ہاتھ سے گھسیٹ کر جاؤں۔

ایک مجھے اور کبھی ایک سے نفرت ظاہر کرتے ہیں
اور دوسری بات سے رضامند نظر آتے ہیں۔ مضمون نگار
نے اپنی ایک تحریر میں یہ فقرہ بیٹیوں کے لیے کہا ہے
کہ بہت سے دیسی طبیب عقل اور دوکانداروں کے
اپنی دوکان پر جو دن جاتے ہیں ایک خاص شان اور
عزت کے ساتھ زعفران بے سامان بیچتے ہیں
اور جب مریض بھی انکی بیماری کی تشخیص گاہ میں
انکے گرد حلقہ باندھ کے بیٹھے اور نسخے لکھوا رہے ہیں
پھر آپ نے گڑ کے اوپر بے مکھیوں کے ہجوم سے
ان مریضوں کی تشبیہ دی ہے۔ اس سے غالباً یہ
مطلب ہے کہ اطبا کو شغل شیخ جی کے باسامان
ہونا چاہیے تھا طبی تجارت گوارا نہیں کرتی کہ
حکومت وقت دیسی اطبا کی مدد کرے اور کفالت
اور ہو جائے۔ تمام مردہ علوم یہاں ہی زندہ ہوئے
ارباب مال نے حیرت کی سلطان کمال نے محنت
کی۔ بہرحال آپ دل کھول کے لکھیے سارے مریضوں
کے ہجوم میں جو خط چھپا ہے اسپر تبصرہ بھی فرمائیے
کیا معنی کہ اس خط میں طبی محاسن اور بحیثیت
اخلاق کے بحث بیان ہوتے ہیں۔
کرانہ کرم ریاست محمود آباد کو ایسے حرفوں پر بھی
پر غور کرنا چاہیے اس غیر ضروری بحث سے چشم پوشی
ایک اخلاقی جرم ہے۔

طلب عفو کی عمدہ مثال

کوئی افسر صاحب مراد آبادی ہیں سنتے ہیں کہ انھوں نے
جام جہاں نما نامے پرچہ نکالا اور انجمن سراج الادب
کے ارکان پر قلم کا ستم ڈھانے کی کوشش کی ہے۔ حکیم آشفتہ
صاحب نے انکے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ دائر کر دیا
دعوے کی خبر ابھی تازی تھی کہ اخبار ہی کا فقرہ
میں آپ کا استعفا نامہ یا معافی نامہ یوں ایسا فقرہ
شائع ہوا۔

میں نہایت افسوس کے ساتھ حکیم آشفتہ صاحب سے
خصوصاً اور ممبران انجمن سراج الادب سے عموماً
پارٹی سے جو کچھ تعلق ہیں [illegible]
ہیں تحریر یا اشارۃً و کنایۃً مضامین لکھے ہیں جو
حکیم صاحب موصوف اور ممبران انجمن کی دل آزاری
کا سبب ہو سکتی ہیں ان سے معافی چاہتا ہوں
اور چونکہ ایسے مضامین کا سخت افسوس ہے
اور آئندہ کے لیے وعدہ کرتا ہوں کہ کبھی اس قسم کے
مضامین جنمیں انفرادی یا اجتماعی حیثیت سے کسی
ممبر انجمن یا انجمن کی تذلیل و دل آزاری کا پہلو
ہو گا نہ لکھوں گا اور اس تحریر کے متعلق خوشی سے
اجازت دیتا ہوں کہ یہ انہی الفاظ میں شائع کر دیا جائے
اور میں خود بھی اپنے پرچہ جام جہاں نما میں انھیں
الفاظ کے ساتھ شائع کر دوں گا۔ امید ہے کہ
جناب آشفتہ صاحب مجھے معاف کر دیں گے۔ آہ

استعفے کی خبر ابھی مدھم نہ پڑی تھی کہ پھر ایک طویل
مضمون افسر صاحب کے نام سے معزز "حقیقت"
میں چھپا اسکا خلاصہ بزبان پنچ یہ ہے کہ استعفیٰ
اور انکے کارندوں نے اعتراف تقصیر کی دلیری کی خاک اڑائی
دسمانی اگر معافی مانگو ہم آخر عزت کے خاطر داری یا
حق معافی یوں ادا کر دیا کیا اچھا بھئی معاف کرو
تم تو جان لکھا گئے۔ تفریح طبع کا یہ بھی ایک کرشمہ
تھا بھئی واہ کیا خوب!
معلوم نہیں حکیم آشفتہ صاحب نے تحریر یا دفعتاً
استعفا کیا تھا یا حقیقت جام جہاں نما کے صفحات
سے انھیں اپنا بھیجی تھی۔ اور اب جو دعوے
خارج کرایا ہو گا وہ بھی تحریر کیا ہے یا حقیقۃً۔

راقم
طالب عفو

بد نصیب یا نامہ بے نقاب بیگم

نسیمہ

(تحریر ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء)

ہاں بی شکر بیگم!
جب عورتوں اور مردوں کی شکل میں فرق ہے
اعضا میں فرق ہے اعضا میں فرق ہے تو وجہ
کیا کہ طبیعت اور مزاج میں فرق نہ ہو ذرا غور
کر دیکھیے۔ یہ جو سماجی عادات کو مقام مختلف اکثر انکے
ہے اس کا کیس لباس اور مرغی کی مانگ پر
ٹھنسا سا لال لال کچھ پیلا نظر آتا ہے۔ مرغی کو کب بھی
رنگنا کا گستاخ ہو جا دوسری مرغیوں کے ساتھ چگیں
کرنا پڑتا ہے مرغی انڈے دے کے بیٹھتی اور بے سبب
بھرتی ہے۔ وہ غم ہوتے کو اپنا پیدا نہیں۔ روئی
بھی ایک جانور ہے [illegible]
ہے جو اُکا دیں تو بتاتی ہے کہ یہ جانور تمام
شرعی تکلیفوں سے آزاد ہیں اور انسان کی نسبت
زیادہ آزاد ہیں خود قدرت نے انکی آزادی کا
سامان کیا ہے کپڑے پہنتے نہیں تو لباس کیوں انکی
پوشاک داغی ہے نہ کاتتے تو ہے جھنجھٹ نہ
تنے بننے کا اتنا بکھیڑا۔ ہوا کہ بچانے دینے کے
طہارت سے آزاد ہے۔ مسکن و ماکن سماج کی تعمیل
کا محتاج نہیں۔ خلاصہ یہ کہ ان پر کوئی تکلیف نہیں
پھر بھی یہ قدرتی قانون کے تابعدار ہیں۔ دنیا
میں کوئی مرغی مرغے کے خلاف گردن اٹھاتی نہیں۔
مسلمانوں نے اپنے شرعی قاعدوں کے خلاف
روش اختیار کی اس وجہ سے حق حقوق کا جھگڑا
پیدا ہوا اور بڑھتے بڑھتے بات کا بتنگڑ بن گیا
رہنے سہنے کے بڑے طریقے (طرز معاشرت)
مسلمانوں نے دوسروں سے سیکھے اسلام کے جن
شرعی طریقے بدلنے کے قابل نظر آتے ہیں انمیں
بعض باتیں بتاتی ہوں۔
نکاح بیاہ میں عورت آزاد ہے کہ جوان ہونے
کے بعد جسے پسند کرے اسکے ساتھ شادی کرے
نکاح میں ایجاب عورت کی طرف سے ہوتا ہے قبول
مرد کی طرف سے یعنی عورت کہتی ہے کہ میں تمھاری
بی بی بنتی ہوں اور مرد قبول کرتا ہے۔ طلاق کو لیجیے
معاملہ اسکے برعکس ہے اور ہونا بھی چاہیے اسمیں
ایک فائدہ ہے پھر پچھتاوا نہیں ہوتا اور ہوتا ہے
تو زیادہ نہیں کھلتا۔ بیاہ بی بی ہو جانے کے بعد عورت کے
مال پر مال عورت ہی کا رہتا ہے مگر مرد کے مال پر آئے
حاجت ہو جاتا ہے روٹی کپڑا اور ترکا رشتہ [illegible]
کی [illegible] ایسے [illegible] کے ذمے ہیں [illegible] کوئی شرعی
مسئلہ یہ نہیں کہتا کہ عورت کا اپنے شوہر [illegible]

مدد اس مضمون کے متعلق اطلاع ہے کہ شیخ جی کا تعلق یہ کسی [illegible] نے لکھی ہے خیر [illegible] سنگھ کے نام [illegible] ۱۹۳۶ آئندہ اس سے بحث کی جائے گی۔ پنچ

کھانا پکانا فرض ہے یا بچہ اور دودھ پلانا یا بچوں کا جوٹھا صاف کرنا۔ ساس کی اطاعت نند کے طعنے سسر کی خدمت تو فرض ہی بار ہے۔ اگر عورت ان باتوں کو نہ مانے تو گنہگار ہوگی۔ ساس کو بھیجنے دینے کا حق نہیں نند طعنے تشنیع دینے کی مجاز نہیں۔ شوہر صاحب جوتیاں (نعوذ باللہ) [illegible] کرانے کی ضرورت [illegible] سے [illegible] کر سکتے ہیں۔ کیوں بیوی [illegible] کیا جا رہا ہے۔ شوہر مار کر مار کو لے کر ہی قاضی کے سامنے نالش کر کے قصاص لے سکتی ہے اور اس سے بھی [illegible] گرا بھی ہی ہوتے ہیں کوئی خرابی نہیں ہو سکتی۔ شوہر کمال سے اپنے ماں باپ کی مدد کر سکتی ہے اور وہ گھر ہے کہ وہ احسان سے منع نہ کرے۔ یہاں تک کہ بی بی اگر اپنے بچے کو دودھ پلانا چاہے تو میاں اسے مجبور نہیں کر سکتے۔ اگر وہ دودھ پلانے کی اجرت مانگے تو میاں کو دینی پڑے گی۔ ان تمام باتوں کے عوض عورت پر دو پابندیاں ہیں ایک یہ کہ شوہر کی خواہش پوری کرنے میں ٹال مٹول نہیں کر سکتی دوسرے یہ کہ شوہر کی اجازت کے گھر سے باہر قدم نہیں نکال سکتی۔ الا بہ نسبت اخلاق یا محبت کا جو [illegible] اگر ان دونوں کے حقوق میں شریک ہو جائے تو مسلمان پھر تو گھر جنت نظر آتا ہے لیکن اگر اس [illegible] ہے تو یہی حقوق زندگی بسر کرنے کے لئے بہت ہیں۔ [illegible] حرام ہے عورت کے واسطے جائز ہے۔ ریشمی کپڑے مرد نہیں پہن سکتے عورتیں مزے سے پہنیں کوئی عیب نہیں۔ سود لینا اور دینا دونوں حرام مگر بی بی شوہر کو قرض دے اور دے سکتی ہے [illegible] جائز ہے [illegible] حرام ہے مگر عورت [illegible] شوہر سے [illegible] لے سکتی ہے۔ [illegible] عورت کی کرسی شریعت نے غضب [illegible] آنکھیں دکھائی ہیں کہیں کہا ہے [illegible] کہیں احسان کا [illegible] کسی مقام پر [illegible] نکاح نہ کرنا چاہیں تو جبر نہ کرو۔ اگر وہ [illegible]

اپنے وہ شوہر کے گھر میں رہنا چاہیں تو [illegible] اور [illegible] پیسوں [illegible] عورت خالی دو [illegible] کی [illegible] کرنے ہی [illegible] نہیں سکتے [illegible] کی بھی ہدایت۔ اگر دو چار باتوں کی اصلاح ہو جائے تو پھر [illegible] قاضی کا [illegible] تو یہ کہ جب تک ایک عورت کو [illegible] سکتے ہو [illegible] دستور ہے۔ [illegible] ہیں۔ کوئی [illegible] شادی کر [illegible] ہر کہاں۔ [illegible] دوسرے یہ کہ پردہ شرعی ہے [illegible] عورتوں کو [illegible] کوئی [illegible] ہوں کے خاص [illegible] کی [illegible] نہیں۔

[illegible] ہی [illegible] یہاں شادیاں [illegible] ہیں [illegible] لوگ [illegible] کو کر [illegible] حالت میں [illegible] کھانے [illegible] ہے۔ چلن گیا ہے [illegible] ہیں [illegible] کہ کھانا [illegible] گیا [illegible] کتنی ہوگی۔ پھر سلام کرائی [illegible] جہیز کے بارے میں [illegible] کہ کتنا [illegible] ہے۔ بے خبر آج ہندوستان بھر میں پھیلی ہوئی ہے پہلے اسکی [illegible] کر دو [illegible] انکے ساتھ مزے سے جان [illegible] دیکھ [illegible] کہ غیر [illegible] کی [illegible] جیسے بھی [illegible] کی زینت بنائیں [illegible] جمع ہیں [illegible] اور [illegible] کے دوستوں کا دل بہلانا [illegible] خراب [illegible] اور [illegible] ہو جاتی ہیں۔ [illegible] کر تمہارے میاں کا [illegible] ہیں ہے۔ [illegible] زندگی بسر کرنے [illegible] ہیں تو [illegible] نہیں دیکھ سکتے کہ اسلام کسی بات میں [illegible]

[illegible] کسی دوسرے مذہب [illegible] ہیں کہتے ہیں تمیں صاحب [illegible] ہے کہ اسلام [illegible] تنگ خیالی [illegible] کے عورتوں کو گھر سے باہر نہ نکلنے [illegible] آج [illegible] اسلام [illegible] بے حیائی غیرت [illegible] اسلام نام ہے [illegible] کا۔ اسلام نام [illegible] ہے۔ بھلا اسلام میں کس بات کی کمی ہے [illegible] کمال ہے اسلام ہی سے [illegible] ترقی [illegible] نے سیکھے۔ ان کم بخت مسلمان تنگ خیال [illegible] انگریزوں کی روش [illegible] اب [illegible] تو نہ سکتی ہیں کہ [illegible] کی طرح [illegible] میں [illegible] ہیں ایسی عورتوں کی خراب ہے انکے بچے [illegible] جاتے ہیں [illegible] جاتے ہیں یہ عورتوں کو رنڈی [illegible] کہتے ہیں [illegible] روشنی [illegible] دیتے ہیں [illegible] انکار ہی [illegible] نہیں [illegible] کی کتابیں [illegible] گئیں۔ بادشاہوں کی صحبتوں [illegible] کھینچ گیا۔ [illegible] رشید کے [illegible] عورت نے [illegible] کی عورتوں کے کان کاٹ لے [illegible] رشید کے محل خانے میں [illegible] کوئی پردہ نہیں کرتی تھی۔ [illegible] شراب [illegible] تھی [illegible] کرنا [illegible] یہ سب ناجائز [illegible] رشید اور شریعت کی مخالفت ہے۔

[illegible] صاحب اور بادشاہوں کی [illegible] کا نام ہو گیا اسلام [illegible] کی [illegible] غیرت کے گردن جھک گئی [illegible] شرعی حکم ہے وقت بادشاہوں کے گزرنے سے بے خبر بادشاہوں کو [illegible] غضب [illegible] ہے [illegible] بادشاہوں کی [illegible] ہر وقت آ [illegible] جاں [illegible] اور شریعت کو چھوڑ [illegible] لیتا ہے۔

(باقی [illegible])

[illegible]

تمہاری خیر خواہ [illegible]

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ غذا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ برکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے کی نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا آگرکی دُھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر نہین تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جوکہ نہایت صفائی سے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا وغیرہ ایک معمولی باجہ ہارمونیم یا ستار کی مدد سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا ۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا نتیجہ اس کتاب کو مرتب کیا ہے ۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا ۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ ناز ہے [illegible] روپیہ قیمت پانچ روپیہ

حصہ اول کی للعہ فی جلد ۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار ۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ